رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
لاہور
یوم چہارشنبہ
شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ آنہ
۳۰ محرم ۱۳۶۹ھ
جلد ۳ | ۲۳ نبوت ۱۳۲۸ ہش | ۲۳ نومبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۶۸

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور ۲۲ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ سیرالیون (افریقہ) کے مبلغ مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل جو حال ہی میں دس سال کا طویل عرصہ بلاد افریقہ میں تبلیغ اسلام کے بعد پاکستان پہنچے ہیں۔ جمعرات کو ساڑھے دس بجے صبح تعلیم الاسلام کالج میں "اسلام اور مغربی افریقہ" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔

سال رواں میں برطانیہ کو مال بھیجنے کی رفتار میں ۵۰ فیصدی زیادتی

لنڈن ۲۲ نومبر۔ پاکستان سے برطانیہ کو اشیاء بھیجنے کی مقدار میں گذشتہ سال کے مقابلے میں ۵۰ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ جبکہ برطانیہ سے پاکستان کو برآمد کا سلسلہ قریباً دوگنا رہا ہے۔ تجارتی بورڈ کے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے۔ کہ اس سال گذشتہ نو ماہ میں ۱۱،۲۹۰۸۰۳ پونڈ کا مال بھیجا گیا۔ جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں ۷،۵۸۵۱۰۳ پونڈ کا سامان بھیجا گیا تھا۔ اس کے برعکس اسی سال ۲۵،۳۷۶۷۵۷ پونڈ کا مال آیا۔ جس کے مقابلے میں اسی عرصے میں گذشتہ سال برطانیہ سے ۱۱،۱۳۲۹۴ پونڈ کا مال آیا تھا۔

بلوچستان سے زیادہ کروم نکالنے کیلئے حکومت پاکستان کا باقاعدہ اقدام

کراچی ۲۲ نومبر۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے کروم کی کان کنی کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے باقاعدہ طور پر ضروری اقدامات کر لئے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں مسٹر موسن کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ جو کروم دھات کے بارے میں برطانوی حکومت کے مشیر رہ چکے ہیں۔ آپ پاکستان میں اس کے متعلق ایک مفصل پروگرام پیش کریں گے۔ مسٹر موسن پاکستان کی دعوت پر بلوچستان کے علاقے کا جہاں کروم نکلتا ہے۔ دورہ کریں گے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ بلوچستان سے دنیا کا بہترین کروم نکلتا ہے۔ گو اس وقت اس کی بہت تھوڑی مقدار نکالی جاتی ہے۔ اس وقت ہر سال ۲۰ ہزار ٹن کروم نکلتا ہے۔ جو امریکہ۔ سویڈن اور برطانیہ بھیجا جاتا ہے۔ ایک برطانوی فرم کان کنی کا کام کرتی ہے۔ جس کے پاس ہند و باغ کا ۳۳۰۰ ایکڑ رقبہ پٹے پر ہے۔ یاد رہے۔ کہ کروم زیادہ تر فولاد کی صنعت میں کام آتا ہے۔

پاکستان کی طرف سے وکیل اعلیٰ

کراچی ۲۲ نومبر۔ سرحدوں کے تنازعات کے سلسلے میں بین المملکتی ٹریبونل کے روبرو پیش ہونے کے لئے حکومت پاکستان نے اپنے وکیل اعلیٰ کے طور پر بہار کے سابق چیف جسٹس اور کلکتہ ہائی کورٹ کے سابق جج مسٹر آرتھر کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔

سفیر ترکی کا ورود

کراچی ۲۲ نومبر۔ ترکی کے سفیر برائے پاکستان آج دار الحکومت پاکستان میں پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر دیگر اعلیٰ اکابر حکومت کے علاوہ مہمانداری کے افسر اعلیٰ نے آپ کو مرحبا کہا۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ پاکستان میں اپنے ملک کی نمائندگی کرتے ہوئے میں بہت مسرت محسوس کرتا ہوں۔

۱۶ مزید چینی پناہ گزین

پشاور ۲۲ نومبر۔ گلگت سے براستہ کراچی آج ۱۶ مزید چینی نیشنلسٹ پناہ گزین پہنچے۔ یہ قافلہ عورتوں مردوں اور بچوں پر مشتمل ہے۔ سنکیانگ سے گلگت کے راستے یہاں پہنچنے والوں کی تعداد اب تک تیس تک پہنچ چکی ہے۔

شرق اردن پر حملے کی صورت میں برطانیہ اردن کو فوجی امداد دیگا

شاہ عبد اللہ اسرائیل سے سمجھوتے پر تیار ہیں

لنڈن ۲۲ نومبر۔ شرق اردن کے شاہ عبد اللہ نے اقوام متحدہ کے مصالحتی کمیشن کی وساطت سے اسرائیل کے ساتھ ایک سمجھوتہ امن کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے کہا۔ اگر مصالحتی کمیشن ایسا کرنے میں ناکام رہے اور اسرائیل ان کی شرائط مان لیں۔ تو وہ براہ راست بھی گفتگو کے لئے تیار رہیں۔ یاد رہے آپ کی شرائط کے اہم حصے علاقوں کی حد بندی اور ذاتی جائیداد کا معاوضہ ہیں۔ آپ نے کہا۔ اردن اور برطانیہ میں اتحاد کا ایک معاہدہ ہو چکا ہے۔ جس میں برطانیہ نے اس امر کی ضمانت دی ہے۔ کہ وہ اردن پر حملے کی صورت میں فوجی امداد دے گا۔ لہٰذا اسرائیل کے ملک گیری کی پالیسی رکھنے والے عنصر کو چاہیئے کہ پہلے برطانیہ کے ساتھ اپنے موجودہ رویے کی وضاحت کر دے۔ آپ نے بتایا۔ کہ میری حکومت کے چار وزیر فلسطینی ہیں۔ فلسطین اور اردن میں اس قدر وابستگی ہے۔ کہ فلسطینی اردن کے سیاسی ڈھانچے میں مدغم ہو رہے ہیں۔ ٹائمز کے نامہ نگار نے مذکورہ بالا معلومات کے علاوہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ فلسطین کے باقی ماندہ حصے نے جو اردن کی سرحد پر بے چینی سے ٹک رہا ہے۔ مہاجرین کے شدید بار کے باوجود قابل ذکر ترقی کی ہے۔ اس کا نظم و نسق عمدہ ہے۔ بجٹ ۱۲ لاکھ پونڈ کے قریب ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں بنک کھل گئے ہیں۔ اور بچوں کے لئے ۷ہیں درجن سکول ہیں۔ (دستار)

۱۸ ہلاک ۳۱ زخمی

لیگوس ۲۲ نومبر۔ اگلے دن لیگوس سے ۲۸۰ میل مشرق کی طرف انیگو کی برطانوی کالونی میں کان کنوں کی سٹرائیک سے بدنظمی پھیل گئی۔ ۵۰۰ مزدوروں نے اس مطالبے کے ساتھ ہڑتال کی کہ انہیں کم از کم ۵ شلنگ اور دس پنس روزینہ ملنا چاہیئے۔ یہ بدنظمی اس قدر خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ کہ ۱۸ کان کن ہلاک ہو گئے۔ اور اکتیس افراد بری طرح زخمی ہوئے۔ جن میں بعض پولیس والے بھی ہیں۔ (دستار)

لیڈر کو تین پونڈ جرمانہ

ٹریپولی ۲۲ نومبر۔ نیشنل کانگرس کے مقتدر لیڈر شیخ عبد الرحمن گگاوڈ کو آج برطانوی فوجی عدالت نے تین پونڈ جرمانہ کی سزا دی۔ آپ پر یہ الزام تھا کہ گذشتہ دنوں میں لیبیا کے متعلق برطانوی ترمیم کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے آپ نے مائیکروفون استعمال کیا تھا۔ (دستار)

ابھی جنگ کا کوئی خطرہ نہیں

نیویارک ۲۲ نومبر۔ نیویارک میں فیلڈ مارشل منٹگمری کے پہنچنے پر جب اخبار نویسوں نے یہ دریافت کیا۔ کہ سرخ فوج کو فرانس کے اندر داخل ہونے میں کتنا عرصہ لگے گا۔ دو دن دو ہفتے یا دو برس۔ تو آپ نے کہا۔ آپ جس پر چاہیں بازی لگا لیں۔ مغربی یورپ میں اتنی جلدی جنگ کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ (دستار)

مختصر لیکن اہم

کراچی ۲۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اسلامی اقتصادی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے سعودی عرب کا وفد بدھ کے روز ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ یہاں پہنچ رہا ہے۔ (دستار)

دمشق ۲۲ نومبر۔ ایران اور ترکی شام سے ٹیلیفون اور تار کے نرخ میں تخفیف کرنے کے لئے ایک سمجھوتے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (دستار)

بیروت ۲۲ نومبر۔ سرحدی محافظوں نے تیس شامی اور لبنانی یہودیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ یہودی لبنانی سرحد عبور کر کے اسرائیل میں داخل ہو رہے تھے۔

یروشلم ۲۲ نومبر۔ عربوں اور اسرائیلیوں میں مذہبی مقامات پر آمد و رفت کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے فلسطین کے تمام مقدس مقامات پر آنے جانے کی اجازت ہوگی۔

سرکاری اطلاعیں

لاہور ۲۲ نومبر۔ سرگودھا میں عنقریب تپ دق کا ایک نیا ہسپتال جاری کیا جائے گا۔ پراونشل ٹیوبرکلوسز افسر ڈاکٹر علی گوہر خاں نے تقریباً ۲۰ کنال رقبہ اس کی عمارت کے لئے منتخب کر لیا ہے۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ باٹا پور کمپنی نے اپنے پراویڈنٹ فنڈ میں سے ساڑھے تین لاکھ روپے کے سیونگ سرٹیفکیٹ خریدے ہیں۔ آج مسٹر حاتم علوی ڈائریکٹر پاکستان بنک وآنریری چیف آرگنائزر کی آمد پر کمپنی مذکور نے مزید ½ لاکھ روپیہ لگانے کا اعلان کیا۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ آج عالمی ادارہ صحت کے ڈائریکٹر برائے مشرقی بحیرہ روم گروپ ہز ایکسیلنسی مسٹر علی توفیق پاشا نے ہائیجین اور پریونٹو میڈیسن انسٹیٹیوٹ لاہور کا معائنہ کرنے کے بعد فرمایا کہ اس ادارہ کو عالمی ادارہ صحت سے فنی اور مالی امداد پہنچائی جائے گی۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ اس ہفتے کے آخر تک برطانوی محاربہ کشمیر کی موجودہ صورت حال سے پوری طرح واقف ہو جائیں گے کیونکہ نائب وزیر پاکستانی سفیر عمومی مسٹر مشتاق احمد گورمانی لندن آ رہے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

ربوہ کی پیاری بستی

آتی ہے یاد مجھ کو
ربوہ کی پیاری بستی
ماضی میں کھو گیا ہوں۔
وہ پیارا پیارا منظر
وہ شاندار خیمے۔
وہ چاند وہ ستارے
پھر یاد آرہے ہیں۔
چہروں پہ تھیں ضیائیں۔
اک نام تھا زباں پر۔
انجام تھا نظر میں۔
آنکھوں میں نور ہر دم
نے جان کی تمنّا۔
قرآن کی تمنّا۔
نفضلِ عمر وہاں تھے۔
وہ ہستیٔ یگانہ!
وہ راہ نمائے عالم
شرمائے چاند جس سے۔
اب پہ تھیں جب دعائیں
دنیا تو چیز کیا تھی؟

کرتی ہے شاد مجھ کو
یعنی ہماری بستی
مدہوش ہو گیا ہوں
ہے نقش میرے دل پر
وہ باوقار خیمے
وہ جانفزا نظارے
پھر دل پہ چھا رہے ہیں
ہونٹوں پہ تھیں دعائیں
اسلام تھا زباں پر
انعام تھا نظر میں
دل میں سرور ہر دم
نے شان کی تمنّا
ایمان کی تمنّا
جو صدر ہیں ہمارے
وہ مصلحِ زمانہ
وہ ناخدائے عالم
تارے ہوں ماند جس سے
آنکھوں میں التجائیں
دولت تو چیز کیا تھی؟

دونوں جہاں تھے حیراں
شمس و قمر تھے لرزاں

فیض احمد اسلم متعلم
جامعۃ الاسلام سرگودھا

اعلان اخراج ومقاطعہ

چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب سابق بی۔ٹی ماسٹر ساکن ننگل باغباناں حال چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور کو عدم تعمیل فیصلہ قضا کی بناء پر حضور کی منظوری سے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ ان سے کسی احمدی دوست کو سلام وکلام کی اجازت نہیں ہے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

(۱) میری والدہ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ عمر تقریباً ۹۰ سال ۱۴ نومبر بروز پیر بوقت ۴ بجے صبح وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صحابیہ موصیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیرینہ خادمہ تھیں۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ عبداللطیف ۱۶ پام سٹریٹ پرانی انارکلی

(۲) عزیز بن یامین مورخہ ۱۴/۱۱/۴۹ کو بتقضائے الٰہی اس دنیا سے چل بسا۔ میں احباب کا جنہوں نے عزیز کی صحت کے لئے دعائیں فرمائیں ممنون ہوں۔ اب احباب اس کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر مزمل حسین قریشی شہر سیالکوٹ

"مبارک وہ جو ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے"

"میں خدا تعالیٰ کے فضل سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے دوستوں میں ہمت پیدا کر دیگا۔ اور پھر جو کوتاہی رہ جائیگی۔ اسے اپنے فضل سے پورا کر دیگا۔ یہ اس کا کام ہے۔ اور اسی کی رضا کے لئے میں نے اعلان کیا ہے۔ زبان گو میری ہے۔ مگر بلاوا اس کا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ رحم کرے اس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے"!

اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے آپ کو توفیق بخشے۔ اور غیب سے سامان فرمائے۔ کہ آپ نے تحریک کی تبلیغی سکیم میں جو حصہ ڈالا ہے۔ اس کو اب جبکہ سال ختم ہونے میں چند دن رہ گئے۔ اپنا وعدہ پورا کر کے خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

تمسخر اڑایا ہے وہ محض تفنن طبع کے لئے تھا؟ یہ تو مودودی صاحب کا قصہ ہے اب ذرا آپ کے ایک شاگرد رشید مدیر کوثر کی بھی سن لیجئے۔ آپ کوثر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"صحابہ کرامؓ دین حق کا علم لے کر باہر نکلے اور ساری دنیا سے لڑ گئے قرآن وشمشیر نے دنیا میں چودہ سو برس تک تہلکہ مچائے رکھا۔ مجاہدوں اور غازیوں کے گھوڑوں نے زمین کی پیٹھ کے ٹکڑے اڑا دیئے اور ان کے خون سے دشت ودیار کا چہرہ لالہ گوں ہو گیا۔ مگر جب "خالصہ شمشیر وقرآں ببرد" کا حادثہ رونما ہو چکا اور انگریز نے مسلمانوں کو تلوار کے زور سے غلام بنا لیا تو یکایک ایک مجتہد نے جہاد سے گھبرائے ہوئے اور کفار کی اطاعت پر رضا مند نکلے ماندے مسلمانوں کو یہ مژدہ جانفزا سنایا کہ اسلام میں جہاد کی تعلیم ہی نہیں۔ بلکہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کفر کی حمایت میں تلوار لے کر نکلیں اور مسلمانوں کو تباہ وبرباد کر کے فاتح ومنصور واپس آجائیں مگر جو شخص دین کی حمایت کے لئے نکلے گا تو وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا۔"

ہم ان الفاظ کے نگارندہ صاحب سے فی الحال صرف اس قدر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے جہاد کی جو تلوار چلائی ہے ذرا اس کا ذکر بھی کر دیں ؎

پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

جب آپ اپنے کارنامے بتا لیں تو پھر بات کریں "ورنہ پدرم سلطان بود" کی رٹ لگانے کا کیا فائدہ؟ اگر آپ پہلے جہاد کر لیں تو پھر واقعی آپ کو یہ کہنے کا حق ہوگا کہ ان مجتہدوں نے تو لٹیا ڈبو دی تھی دیکھو ہم نے اصل جہاد کیا ہے لیکن جب آپ بھی اور آپ کے خود ساختہ مجتہد بھی (وہ بھی نہایت بھدی طرح) قلم ہی کے تیر ونشتر اور زبان ہی کی تلواریں چلا رہے ہیں تو دوسروں پر کیچڑ اچھالنا کس طرح زیبا ہے۔ کیا اسی کا نام صالح قیادت ہے؟ خدا مسلمانوں کو ایسی صالح قیادت سے محفوظ رکھے۔

اب اپنے مقابلہ میں ان لوگوں کو دیکھو جن کو آپ نشانہ تمسخر بناتے ہیں کہ کس طرح زبان قلم اور جان ومال کی قربانیوں سے جہاد کر رہے ہیں کہ جس کا دشمنوں کو بھی چار وناچار اعتراف کرنا پڑتا ہے اور آپ دیکھ لیں گے کہ جب وقت آیا تو میدان [illegible] انشاء اللہ میں پیش ہونگے اور یہ رجز پڑھتے سنائی دیں گے ؎

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میان خاک وخوں بینی سرے

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۲۳ نومبر ۱۹۴۹ء

اپنی خبر کچھ بھی نہیں

مودودی صاحب اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ کے صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں۔

"زبان و قلم کے زور سے لوگوں کے نقطۂ نظر کو بدلنا اور ان کے اندر ذہنی انقلاب پیدا کرنا بھی جہاد ہے۔ تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے۔ اور اس راہ میں مال صرف کرنا اور جسم سے دوڑ دھوپ کرنا بھی جہاد ہے۔"

لیکن اسی رسالہ کے صفحہ ۵ پر جہاد بالقلم کی اس طرح ہنسی اڑاتے ہیں۔

"مگر ان (مغربی لوگوں راقم) کی مہارت قابل داد ہے۔ انہوں نے ہماری تصویر اتنی بھیانک اور اتنی بری بنائی کہ خود ان کی تصویر اس کے پیچھے چھپ گئی۔ اور ہماری سادہ لوحی بھی قابل داد ہے۔ جب ہم نے غیروں کی بنائی ہوئی اپنی یہ تصویر دیکھی۔ تو ایسے دہشت زدہ ہوئے کہ ہمیں اس تصویر کے پیچھے جھانک کر خود مصوروں کی صورت دیکھنے کا ہوش نہ آیا اور لگے معذرت کرنے کہ حضور ہم جنگ و قتال کو کیا جانیں۔ ہم تو بھکشوؤں اور پادریوں کی طرح پرامن مبلغ لوگ ہیں۔ چند مذہبی عقائد کی تردید کرنا اور ان کی جگہ کچھ دوسرے عقائد لوگوں سے تسلیم کروانا بس یہ ہمارا کام ہے۔ ہمیں تلوار سے کیا واسطہ؟ البتہ اتنا قصور کبھی کبھار ہم سے ضرور ہوا ہے۔ کہ جب کوئی ہمیں مارنے آیا۔ تو ہم نے بھی جواب میں ہاتھ اٹھا دیا۔ سو اب تو ہم اس سے بھی توبہ کر چکے ہیں۔ حضور کی طمانیت کے لئے تلوار والے جہاد کو "سرکاری طور پر" منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اب تو جہاد صرف زبان و قلم کی کوشش کا نام ہے۔ توپ اور بندوق چلانا سرکار کا کام ہے۔ اور زبان و قلم چلانا ہمارا کام"۔ (رسالہ جہاد فی سبیل اللہ)

ذرا اس مزاحی انداز کو دیکھئے۔ اور خود مودودی صاحب کی اور جو نام نہاد اسلامی جماعت آپ نے بنائی ہے۔ اس کی عملی روش دیکھئے۔ اس بات کو جانے دیجئے کہ قرآن کریم کی کیا تعلیم ہے۔ آپ صرف مودودی صاحب کے طرز کلام کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اس کے مفہوم تک رسائی حاصل کریں۔ اور اس خلاف تہذیب و متانت مزاحی انداز بیان کا لباس اس عبارت سے اتار کر دیکھیں تو آپ کا مطلب سادہ الفاظ میں یہ ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے تھا۔ کہ جن لوگوں نے مسلمانوں کی "ایسی بھیانک" تصویر کھینچی ہے انہیں ان کی اپنی شکل مودودی صاحب کے الفاظ کے آئینہ میں دکھاتے اور کہتے۔

"ہم نے جو کچھ کیا وہ زمانہ ماضی کا قصہ ہے۔ ان کے (تمہارے راقم) کارنامے حال کے واقعات ہیں جو شب و روز دنیا کے سامنے گزر رہے ہیں۔ ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ امریکہ غرضیکہ زمین کا کونسا حصہ ایسا بچا رہ گیا ہے۔ جو ان کی (تمہاری راقم) اس غیر مقدس جنگ سے لالہ زار نہیں ہو چکا"۔ (رسالہ جہاد فی سبیل اللہ)

مودودی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ یہ کہہ کر مسلمان تلوار میان سے نکال لیتے۔ اور اپنی بھیانک تصویر بنانے والوں پر پل پڑتے۔ ان کو وہ جواب نہیں دینا چاہیئے تھا۔ جو انہوں نے دیا۔ اور جس کو مودودی صاحب نے اپنے مزاحی اور طنزیہ انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اور جو ہم نے لفظ بلفظ اوپر نقل کر دیا ہے۔ سوال یہ نہیں ہے۔ کہ ایسے حالات میں کونسا جواب اور کونسا رویہ درست تھا۔ آیا ان لوگوں کا جنہوں نے کہا کہ اس وقت جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں ہے۔ اور ہم ملکی جھگڑوں میں پڑنا نہیں چاہتے۔ ہم زبان اور قلم سے جہاد کریں گے۔ اور اسلام کے اصولوں کی برتری ثابت کریں گے۔ یا وہ جواب اور رویہ جس کی تلقین مودودی صاحب ان لوگوں کے مذاق کے پردہ میں کرتے ہیں۔ کیا ان کو صاف صاف کہنا چاہیئے تھا۔ کہ "تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے"۔

اس لئے سنبھل جاؤ ہم تلوار سے حملہ کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم یہ بھی فیصلہ کرانا نہیں چاہتے کہ آیا وہ وقت جہاد بالقلم کا تھا یا جہاد بالسیف کا۔ ہم مان لیتے ہیں کہ مودودی صاحب سچے ہیں۔ اور انگریزوں کے مقابلہ میں جہاد بالسیف ہی کرنا چاہیئے تھا۔ ہم یہ بھی مان لیتے ہیں۔ کہ سید احمد بریلوی علیہ الرحمتہ نے اور سر سید احمد مرحوم نے انگریزوں کے خلاف جہاد ممنوع قرار دے کر بڑی بھاری غلطی کی تھی۔ ہمارا سوال صرف یہ ہے۔ کہ اگر ان بزرگوں نے غلطی کی تھی۔ اور ایسی غلطی کی تھی کہ ان کا اس طرح مذاق اڑانا جائز ہے۔ جس طرح مودودی صاحب نے اڑایا ہے۔ تو خود مودودی صاحب نے اپنے عمل سے اس غلطی کی کیوں نہ اصلاح کی۔ اور بجائے تقریریں کرنے کتابیں لکھ کر زبانی اور قلمی جہاد کرنے کے خود تلوار کا جہاد کیوں نہ کیا؟ ع

گر ہم نے کی تھی توبہ ساقی کو کیا ہوا تھا۔

کیوں نہ مودودی صاحب نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کی۔ کیوں نہ جہاد کیا۔ کیا اس لحاظ سے مودودی صاحب خود عملاً اس مزاح اور طنز کے مستحق نہیں ہیں۔ جو وہ گزشتہ بزرگان ملت جن میں سید احمد بریلوی علیہ الرحمتہ جیسی مجدد وقت ہستی اور سر سید مرحوم جیسا مقتدر راہنما بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف وہی فتوے دیا۔ جو مسیح موعود علیہ السلام نے دیا۔ اور نہ صرف فتوے دیا بلکہ اپنی بساط کے مطابق قلمی اور زبانی جہاد بھی کیا۔ بلکہ سید احمد بریلوی علیہ الرحمتہ نے انگریزوں کے علاقہ میں تو صرف زبانی اور قلمی جہاد پر ہی اکتفا کی مگر سکھوں کے برخلاف تو تلوار کا بھی جہاد کیا اور سکھوں نے گو بالاکوٹ میں گھیر کر شاہ اسمٰعیل علیہ الرحمتہ اور آپ کو شہید کر دیا۔ مگر آپ کے جہاد بالسیف کی ناکامی کا سہرا ان کے سر پر ہے۔ جن کے بھروسہ پر آپ نے جا کر جہاد کیا تھا ع

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

اور گو آپ ان کو ساتھ ملا کر سکھوں کے خلاف جہاد کرنے کے لئے گئے تھے۔ مگر آپ کی زیادہ طاقت انہی کے ساتھ لڑنے اور انہی کے حملوں کو روکنے میں خرچ ہو گئی۔ یہ کون تھے۔ یہ مسلمان ہی کہلاتے تھے جنہوں نے فتنے برپا کر کے آپ کی طاقت کو اتنا کمزور کر دیا تھا۔ کہ آپ از سر نو اپنی طاقت مجتمع کرنے کے لئے بالاکوٹ کی وادی میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن انہی مسلمان کہلانے والوں میں سے ایک نے سکھ کو صرف ایک ہی وہ راستہ بتا دیا۔ جو اس پناہ گاہ میں جاتا تھا۔ اور آخر ہوا جو کچھ ہوا۔

یہ وہ عظیم الشان بزرگ تھا جو اپنے وقت کا مجدد کہلاتا ہے۔ جس نے شاہ ولی اللہ علیہ الرحمتہ کی علمی تحقیقات کو جامہ عمل پہنایا۔ جس نے اس وقت کے علمائے اسلام کے دلوں میں عمل کی ایک آگ لگا دی۔ یہی بزرگ ہے جس نے نہ صرف سکھوں کے خلاف جہاد بالسیف کیا۔ بلکہ اپنوں کے خلاف بھی۔ مگر انگریزوں کے متعلق یہی کہا۔ کہ چونکہ ان کی حکومت میں ملاؤں کو سجدہ کی اجازت ہے۔ اس لئے ان کے خلاف تلوار کا جہاد جائز نہیں۔ حالانکہ انہوں نے انگریزوں کے خلاف قلمی اور زبانی جہاد بھی کیا۔ اور دھڑلے سے کیا۔

اس کے برخلاف ہم کیا دیکھتے ہیں کہ مودودی صاحب ان بزرگوں کے زبانی اور قلمی جہاد کا تو تمسخر اڑاتے ہیں اور سکھوں کے برخلاف تو کیا ایک چڑیا کے برخلاف بھی خود جہاد بالسیف نہیں کرتے۔ اور اصول یہ بتاتے ہیں

"تلوار کے زور سے پرانے نظام بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے۔"

انگریزوں کے عہد میں تو آپ نے تلوار تو کجا ان کے خلاف ایک انگلی بھی نہ ہلائی۔ اور صرف قلمی اور زبانی جہاد پر ہی (اگر ان عجیب و غریب غیر اسلامی نظریوں کو جو آپ اپنی تحریروں اور تقریروں میں اچھالتے رہے ہیں بفرض محال جہاد تسلیم بھی کر لیا جائے) اکتفا کی۔ اور اپنی شمشیر خارا شگاف کو میان میں ہی رکھا۔ یہی نہیں بلکہ انگریزوں کے عہد میں تو آپ کو اتنی بھی جرأت نہ ہوئی۔ کہ فوجیوں کو جا جا کر انگریزوں کی ملازمت کے خلاف فتوے ہی دیتے۔ مگر جب انگریز چلا گیا۔ اور یہاں مسلمانوں کی حکومت ہوئی تو آپ نے پر پرزے نکالے۔ اور پاکستان کی جڑوں پر کلہاڑا چلانے لگے وغیرہ وغیرہ

ہمارا خدا جانتا ہے ہمیں مودودی صاحب سے کوئی دشمنی نہیں۔ ہم صرف اصولاً آپ سے سوال کرتے ہیں۔ کہ اگر تلوار کے ذریعہ اسلام پھیلانا بھی جہاد ہی ہے۔ تو آپ نے یہ جہاد اب تک کیوں نہیں کیا؟ آخر ہمیں وہ مصلحت تو بتائی جائے۔ کہ آپ نے اور آپ کی جماعت نے کیوں صالح قیادت کو برسراقتدار لانے کے لئے ابھی تک تلوار میان سے نہیں نکالی۔ نہ انگریزوں کے عہد میں جو سونی صدی کافر تھے اور نہ موجودہ باطل عہد میں۔ کیا ہم سمجھیں۔ کہ قلم و زبان سے جہاد کرنے والوں پر جو آپ نے

(باقی صفحہ ۷ پر)

پیشگوئی اسمہٗ احمد

سلسلہ کے لئے (۶) (دیکھیں الفضل ۱۲ نومبر)

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (سورہ صف ع۱)

(تقریر ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جو آپ نے ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء کو ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمائی)

باہمی متحدانہ حقیقت کا اظہار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسیٰؑ اور احمدؐ دونوں ناموں میں متحدانہ اور ایک دوسرے سے ملتی ہوئی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(ا) "فَاِنَّ عِیْسٰی وَاسْمَ اَحْمَدَ مُتَّحِدَانِ فِی الْھُوِیَّۃِ" (اعجاز المسیح صفحہ ۱۰۸)

یعنی اسم احمدؐ اور اسم عیسیٰؑ دونوں اپنی ہیئت میں متحد ہیں۔

(ب) وَرِثَ الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ اسْمَ اَحْمَدَ الَّذِیْ ھُوَ مَظْھَرُ الرَّحِیْمِیَّۃِ وَالْجَمَالِ۔ (اعجاز المسیح)

حضرت مسیح موعودؑ احمد نام کے وارث ہوئے جو نام اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت اور صفت جمال کا مظہر ہے۔

(ج) اِسْمُ اَحْمَدَ لَا تَتَجَلّٰی بِتَجَلٍّ تَامٍّ فِیْ اَحَدٍ مِّنَ الْوَارِثِیْنَ اِلَّا فِی الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ (اعجاز المسیح) یعنی احمد نام کی پوری تجلی وارثین میں سے بجز مسیح موعودؑ اور کسی میں نہیں پائی جاتی۔

(د) ثُمَّ تَمَّ مَا قَالَ مُوْسٰی وَمَا فَاہَ بِکَلَامِ عِیْسٰی وَتَمَّ وَعْدُ الرَّبِّ الْفَعَّالِ (اعجاز المسیح) کہ حضرت موسیٰ نے جو خبر دی تھی وہ بھی پوری ہو گئی اور پھر حضرت عیسیٰؑ نے جس نبی کے آنے کی خبر دی تھی وہ بھی پوری ہو گئی یعنی دونوں نبیوں کی پیشگوئیوں کے مصداق اپنے اپنے وقت پہ آگئے اور خدا کی باتیں پوری ہو گئیں۔

فَاِنَّ مُوْسٰی اَخْبَرَ عَنْ صَحْبٍ کَانُوْا مَظْھَرَ اسْمِ مُحَمَّدٍ نَبِیِّنَا الْمُخْتَارِ وَمَظْھَرَ جَلَالِ اللّٰهِ الْقَھَّارِ اَشِدَّآءَ عَلَی الْکُفَّارِ۔ کہ حضرت موسیٰؑ نے جس نبی کی جماعت کی خبر دی تھی وہ تو اسم محمد کا مظہر تھی۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے قہر اور جلال کا ظہور منظور تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کفار کے مقابلہ میں اشداء یعنی بڑی سخت ہو گی وَاِنَّ عِیْسٰی اَخْبَرَ عَنْ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ وَعَنْ اِمَامِ تِلْکَ الْاَبْرَارِ اَعْنِی الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ ھُوَ مَظْھَرُ اَحْمَدَ الرَّاحِمِ السَّتَّارِ (اعجاز احمدی صفحہ ۱۲۳) کہ حضرت عیسیٰؑ نے جس قوم کی خبر دی تھی وہ وہی قوم تھی جس کا ذکر آخرین منھم کی آیت کریمہ میں کیا گیا تھا۔ اور جس امام کی خبر دی تھی وہ وہی امام ہمام ہے جو اس پاکیزہ جماعت کا امام بن کر آنے والا تھا۔ یعنی مسیح موعود علیہ السلام جو احمد نام کا مظہر ہو گا۔ اور بڑا رحیم کریم اور پردہ پوش ہو گا۔

(ہ) پھر حضرت مسیح علیہ السلام۔ اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۳۸ پر فرماتے ہیں۔ اسم احمد انکسار اور فروتنی اور کمال درجہ کی محویت کو چاہتا ہے جو لازم صفت احمدیت اور حامدیت ہے۔

(و) پھر فرماتے ہیں کُلٌّ مِّنْھُمَا اَخْبَرَ بِصِفَاتٍ تُنَاسِبُ صِفَاتِہِ الذَّاتِیَّۃَ کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے دو ایسے نبیوں کی خبریں دی تھیں جن کی صفات ایک دوسرے سے ملتی تھیں۔

وَاَشَارَ عِیْسٰی بِقَوْلِہٖ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ اِلٰی قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ اِمَامُھُمُ الْمَسِیْحُ بَلْ ذَکَرَ اسْمَہٗ بِالتَّصْرِیْحِ۔ کہ حضرت عیسیٰؑ نے کزرع الخ کے ذریعہ ایسی قوم کی بشارت دی تھی جس کا امام (حضرت) مسیح موعود ہوں گے۔ بلکہ حضرت عیسیٰؑ نے اس مسیح موعود اور امام وقت کا نام نہایت وضاحت سے احمد بتا دیا۔

(ز) ثُمَّ مِنْ عَجَائِبِ الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْمِ اَنَّہٗ ذَکَرَ اسْمَ اَحْمَدَ حِکَایَۃً عَنْ عِیْسٰی وَذَکَرَ اسْمَ مُحَمَّدٍ حِکَایَۃً عَنْ مُوْسٰی لِیَعْلَمَ الْقَارِیْ اَنَّ النَّبِیَّ الْجَلَالِیَّ اَعْنِیْ مُوْسٰی اِخْتَارَ اِسْمًا یُّنَاسِبُ شَانَہٗ اَعْنِیْ مُحَمَّدًا الَّذِیْ ھُوَ اسْمُ الْجَلَالِ وَکَذٰلِکَ اِخْتَارَ عِیْسٰی اِسْمَ اَحْمَدَ الَّذِیْ ھُوَ اسْمُ الْجَمَالِ بِمَا کَانَ نَبِیًّا جَمَالِیًّا فَحَاصِلُ الْکَلَامِ اَنَّ کُلًّا مِّنْھُمَا اَشَارَ اِلٰی مَثِیْلِہٖ (اعجاز المسیح صفحہ ۱۲۴) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت وضاحت کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے عجائبات میں سے یہ بات بھی بڑی عجیب ہے کہ اس نے احمد نام کی خبر دینے والے نبی کا نام حضرت عیسیٰؑ بتایا ہے اور محمدؐ نام کی خبر دینے والے نبی کا نام حضرت موسیٰ بتایا ہے تا کہ پڑھنے والا آسانی سے سمجھ جائے کہ جلالی نبی حضرت موسیٰؑ نے تو اس عظیم الشان نبی کی خبر دی تھی۔ جو ان سے مشابہت رکھتے تھے یعنی حضرت محمدؐ مصطفےٰ جو جلالی شان رکھتے تھے۔ اور حضرت عیسیٰؑ نے بشارت دینے کے لئے احمد نام والے نبی کو اختیار کیا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰؑ بھی آنے والے احمد رسول کی طرح جمالی نبی تھے۔

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ دونوں نبیوں میں سے ہر ایک نبی نے یعنی حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ نے اپنے اپنے مثیل کی ہی خبر دی تھی۔

حیرت کا مقام

مجھے تعجب آتا ہے کہ اس قدر وضاحت اور صراحت کے باوجود بھی ایک حصہ ایسے عقلمند اور اہل الرائے کہلانے والوں کا پایا جاتا ہے جو حضرت اقدس کو مسیح موعود تو تسلیم کرتا ہے مگر آپ کو اپنی بیان کردہ تصریحات کے مطابق آپ کے احمد رسول ہونے کا منکر ہے۔ حالانکہ حضرت اقدس علیہ السلام نے بار بار فرمایا تھا۔ کذالک اختار عیسٰی اسم احمد۔ کہ حضرت عیسیٰؑ نے پیشگوئی کرنے کے لئے احمد نام والے نبی کو چنا۔ موسیٰ اختار نبیا یناسب شانہ کہ حضرت موسیٰ نے پیشگوئی کرنے کیلئے اپنے جیسے نبی کو چنا یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پھر یہ لوگ اپنے آقا کے اس فرمان کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے کہ وَرِثَ الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ اسْمَ اَحْمَدَ۔ کہ اسم احمد کے وارث صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اور پھر حضور کے اس فرمان سے بھی آنکھ بند کئے ہوئے بیٹھے ہیں کہ اسم احمد لا یتجلی بتجلی تام فی احد من الوارثین الا فی المسیح الموعود۔ کہ احمد بجز مسیح موعودؑ کے اور کسی کا نام ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان سے بھی پہلو تہی کئے بیٹھے ہیں۔ کہ ان عیسٰی اخبر عن آخرین منھم وعن امام تلک الابرار اعنی المسیح الموعود ھو مظہر احمد کہ حضرت عیسیٰؑ نے جس نبی کی بشارت دی تھی وہ وہی مسیح موعود تھے جو احمدؐ نام کے مظہر تھے

حیرت کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ امت محمدیہ میں آنے والا مہدی اور آنے والا مسیح موعود ہی احمد رسول ہے۔ اور یہ کہ اس احمد رسول کی بشارت حضرت عیسیٰؑ نے دی تھی نہ کہ حضرت موسیٰؑ نے مگر یہ لوگ عجیب قسم کے دشمن احمد ہو گئے ہیں کہ امام وقت کو مسیح موعودؑ تو کہے جاتے ہیں۔ مگر ان کے احمد نبی ہونے سے انکار کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے احمد رسول کہا۔ پھر آپ نے خود اپنے آپ کو احمد سمجھا۔ پھر آپ نے اپنے آپ کو مبشر احمد رسول کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا۔ اور پھر عجیب تر یہ کہ اس عقلمند اور اہل الرائے کہلانے والوں کے بانی اور امیر جماعت بننے والے "بزرگ" احمد نام پر ہی بیعت لے کر بزعم خود جماعت احمدیہ میں داخل کر کے حضرت مسیح موعودؑ کو عملی طور پر احمد ثابت کر کے پھر بھی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے احمد ہونے سے انکار کر رہے ہیں

ھٰذَا اَعْجَبًا

سچ فرمایا تھا حضرت مسیح موعودؑ نے ؎

قدرت حق ہے کہ تم بھی میرے دشمن ہو گئے
یا محبت کے وہ دن تھے یا ہوا اس انقار
دھو دیئے دل سے وہ سارے صحبت دیرینہ رنگ
محو ہوں بن کر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار

انتباہ

میں نہایت دردمندانہ دل کے ساتھ مذکورہ احباب کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ خود پیش کر کے ان کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ رشد اور ہدایت سے محروم رہنا نہیں چاہتے اور خدا تعالیٰ اور اس کے مسیح موعودؑ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے ایک ہی راہ کھلی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی شہادت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے مطابق آپ کو ہی احمد نبی تسلیم کر لیں۔ ورنہ حسب ارشاد حضرت مسیح موعودؑ مکر اور گمراہی کے سیاہ بادل ان کو کہیں کا نہ رہنے دیں گے۔

کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے نہایت واضح اور کھلے الفاظ میں اپنے آپ کو ہی اسمہ احمد والی پیشگوئی کا مصداق ثابت کرتے ہوئے نہایت زور دار الفاظ میں انتباہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

مَحَاصِلُ الْکَلَامِ اَنَّ کُلًّا مِّنْھُمَا اَشَارَ اِلٰی مَثِیْلِہِ التَّامِّ۔ کہ دونوں نبیوں یعنی حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے اپنے اپنے مثیلوں کی ہی پیشگوئیاں کی تھیں۔ حضرت موسیٰؑ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت عیسیٰ نے احمد علیہ السلام کی فَاحْفَظْ ھٰذِہِ النُّکْتَۃَ فَاِنَّھَا تُنْجِیْکَ مِنَ الْاَوْھَامِ۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس نکتہ کو اچھی طرح حفظ کر لو کیونکہ یہ بات اور یہی حقیقت اے مخاطب تجھ کو ہر قسم کے وہم سے نجات دے گی اِذْ قَبِلْتَ ھٰذَا فَاَنْتَ فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَکِلَاءَتِہٖ۔ کہ اے سامع یا اے مخاطب جب تو نے اس نکتہ کو یاد رکھ لیا کہ احمد نبی کی بشارت حضرت عیسیٰؑ نے دی تھی جو مسیح موعود بھی کہلائیں گے اور محمدؐ نبی کی بشارت حضرت موسیٰؑ نے دی تو تب تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت خاص میں آ جائے گا مِنْ کُلِّ دَجَّالٍ اور کوئی دجال تجھے اپنے دام میں پھنسا نہ سکے گا۔ وَنَجَوْتَ مِنْ کُلِّ ضَلَالٍ اور کوئی گمراہی تجھ پر اپنا گھیرا ڈال نہ سکے گی بلکہ تو ہر دجال سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ کر ہر گمراہی سے نجات حاصل کرے گا (باقی)

درخواست دعا

منشی محمد ابراہیم صاحب کارکن روزنامہ الفضل ایک ہفتہ سے پاؤں پر چوٹ آ جانے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں احباب دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں

احمدیت کے ناکام مخالف

(از عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری)

وہ لوگ جو احراری لیڈر بنے پھرتے ہیں۔ اور "اسلام کی حفاظت" "تاج ختم نبوت" کے لئے سب کچھ قربان کر دینے کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ اور اپنی پاکبازی اور پارسائی کی ڈینگیں مارتے ہیں۔ ان کی اپنی مذہبی اور اخلاقی حالت نہایت ہی عبرتناک بلکہ شرمناک ہے۔ وہ محراب و منبر پر کھڑے ہو کر جو کچھ کہتے ہیں۔ عملاً اس کے سراسر برعکس کرتے ہیں اور اُن کے منہ سے جو کچھ نکلتا ہے۔ دل میں اس کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا اور یہ حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے جس کا احراری کھلم کھلا اعتراف کر چکے ہیں۔ چنانچہ "احرار ہند کی مختصر تاریخ" کے عنوان سے ڈکٹیٹر احرار یا "مفکر احرار" چوہدری افضل حق صاحب نے جو سلسلہ مضامین "اخبار زمزم" لاہور میں شروع کیا تھا۔ اس کی دسویں قسط میں لکھتے ہیں

"یہ شہنشاہی دل بڑا اکافر ہے جو اپنی عورتوں کو پردے میں سنبھالنے اور غریبوں کی عورتوں کے چہروں کو چاند ماری کا ہدف بنانے کا عادی ہے۔ اگرچہ اقتصادی حالات نے بھرکس نکال دیا ہے۔ مگر دل راجپوتی رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ اسلام کا نقش گہرا نہیں کہ ہماری عورتیں بھی اللہ رسول کے نام پر قربان ہونے کے لئے نکل پڑیں۔ ہم لوگ تو سچ پوچھو اسلام کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ خود اسلام کے لئے استعمال ہونا نہیں چاہتے۔"

(اخبار زمزم لاہور ۳۰ مئی سنہ ۱۹۴۱ء)

لیڈران احرار کی مذہبی اور اخلاقی حالت کا یہ نقشہ۔ جس قدر شرمناک ہے اس کے متعلق کچھ لکھنے کی زیادہ ضرورت نہیں۔ غریبوں کی عورتوں کے چہروں کو ہدف چاند ماری بنانا اور اسلام کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کرنا۔ احرار کی ساری ہسٹری کا نچوڑ ہے۔ جس کو چوہدری افضل حق نے پیش کر کے بتا دیا ہے۔ کہ احرار کی اخلاقی اور مذہبی حالت کس درجہ گری ہوئی ہے۔ اور وہ قطعاً اس قابل نہیں۔ کہ شرفا ان کو منہ لگائیں۔ اور ان پر کسی قسم کا اعتماد کریں۔ آگے چل کر اپنے ساتھیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ہم نے قربانی اور علم و دین کو نام کی شہرت کا باعث بنایا ہوا ہے۔ لیڈری علم اور دینداری آج کل بطور فن زیر استعمال ہیں":۔

مذکورہ بالا چند سطور لکھنے کی ضرورت آج اس لئے ...... پیش آئی۔ کہ احرار نے لوگوں کو لوٹنے کے لئے ایک نئی سکیم "تبلیغ کانفرنس" کے نام سے پھر جاری کی ہے۔ احرار نے جس قسم کا پروپیگنڈا اس وقت شروع کیا ہے۔ اس کا ایک نمایاں پہلو جماعت احمدیہ کے خلاف صد درجہ غلط بیانی اور بدگوئی کرتا ہے۔ میں احرار کی بدزبانی کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف یہ بتانا چاہتا ہوں ......

....

کہ احرار کا نہ کوئی اصول ہے اور نہ ان کا کوئی عقیدہ ہے حقیقت یہ ہے احمدیت کے بالمقابل جو بیسیوں انہیں شکست فاش ہوئی ہے۔ ان کے حواس ٹھکانے نہیں رہے اور ان کی کوئی بات قابل اعتماد نہیں ہوتی۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ بلکہ ان کے بہترین ہمدرد اور خیر خواہ بھی یہی کہہ رہے ہیں:...........

چنانچہ احمدیت کا اشد ترین دشمن لکھتا ہے۔

(۱) "پنجاب میں چند پنجابیوں نے ایک انجمن قائم کر رکھی ہے جسے مجلس احرار کہتے ہیں یہ مجلس غالباً دنیا بھر میں سب سے پہلی انجمن ہے جس کا کوئی اصول و عقیدہ نہیں ہے اگر پہلے تم سے سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ تو اب سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی احراری شیخ حسام الدین بن کر سٹیج پر آجائے اور وہ مجلس احرار کی بجائے بسبھا کر کانگرس کے گیت گانے لگے۔ تو وہ احرار کا صدر رہے گا۔ اگر کوئی چوہدری افضل حق کے نام سے اخباری زبان میں چلائے کہ کانگرسی لیڈر سرمایہ دار ہیں اور سرمایہ داروں کی تخریب مجلس احرار کے مقاصد میں داخل ہے تو وہ "مفکر احرار" کہلائے گا گویا کانگرس کا ہوا خواہ بھی قائد احرار ہے اور کانگرس پر لعنتیں بھیجنے والا بھی زعیم احرار ہے اب بتلیئے کہ احرار بذات خود کیا ہیں؟"

زمیندار ۳ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء

(۲) "پنجاب کی وہ لعنت جس کا نام جماعت احرار ہے نہ کلم کرتی ہے نہ کرنے دیتی ہے عطاء اللہ ایسی ہی حرکات کی وجہ سے مسخرۃ العلماء مشہور ہے۔ اس کو پتہ ہے کہ ہم دور پورٹ کی حمایت کے زمانہ میں ہم نے اس کا گھر سے نکلنا بند کر دیا تھا اسی لئے اس زمانہ میں بھی اس نے ایسی عادات سب و شتم اختیار کی تھیں۔ اس کو خوب معلوم ہے ہم ثابت کر سکتے ہیں وہ خلافت کا اجیر تھا جن کو آج گالیاں دیتا ہے دیکھو تو اب صاحب موچی دروازہ لاہور میں ایک جلسہ کر کے احرار نے سر میاں فضل حسین اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو گالیاں دیں جن کی طرف سید حبیب صاحب نے اشارہ کیا ہے مجاہد، اُن کے جوتوں کا ممنون احسان ہے.....

....

....

....

(اخبار ریاست ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۳۴ء)

(۳) "مجلس احرار ٹھگوں کی ٹولی اور چوروں کی جمعیت ہے" (احسان ۲۸ فروری سنہ ۱۹۳۶ء)

(۴) مجلس احرار کا گروہ "گالیاں دینے والا کمینہ مذاق رکھنے والا" (ریاست ۱۰ جون سنہ ۱۹۳۵ء)

(بحوالہ کتاب جماعت احمدیہ اور احرار)

احرار کا اقرار ناکامی

سنہ ۱۹۳۴ء میں جب کہ احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک ہنگامہ برپا کر رکھا تھا۔ اور بعض حکومت کے کل پرزے احرار کی پشت پناہی کر رہے تھے۔ اور احرار یہ سمجھ رہے تھے۔ کہ اب احمدیت کا خاتمہ ہے۔ اور چوہدری افضل حق صاحب یہ اعلان کر رہے تھے کہ اب احرار یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ احمدیت کو کچل دیا جائیگا۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ جس طرح ہندوؤں نے سومنات کا مندر تیار کیا ہے۔ احرار نے بھی کوئی قلعہ تیار کر لیا۔ اس وقت حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کشف بین نگاہ سے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا۔

"زمین احرار کے پاؤں تلے سے نکل جا رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔" (الفضل ۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء)

احرار اور جماعت احمدیہ کی جنگ میں حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے جو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی ہے۔ وہ حالات سے خصوصاً عیاں ہے۔ چوہدری افضل حق جنہوں نے بڑا بول بولا تھا۔ کہ احمدیت کو کچل دیا جائے گا۔ یہ حسرت دل ہی دل میں رکھ کر کوچ کر گئے۔ اور آج ہی بڑا بول چوہدری افضل حق صاحب کے جانشین بول رہے ہیں۔ ان کا وہی حشر ہو گا جو افضل حق کا ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ نہ صرف خدا کے فضل سے زندہ ہے بلکہ آج سے پندرہ برس قبل جبکہ اسے کچلنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اور پھر اس کے لئے سارا زور صرف کر دیا گیا۔ اب پہلے سے بہت طاقتور ہے اور احرار اس کے مقابلہ میں بالکل شکست فاش کھا چکی ہے۔ جس کا اقرار احرار خود کر رہے ہیں۔

"جس قدر روپے احرار کی مخالفت میں آج قادیان خرچ کر رہا ہے۔ اور جو عظیم الشان دماغ اس کی پشت پر ہے وہ بڑی سے بڑی سلطنت کو پل بھر میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی ہے۔" احرار اخبار مجاہد ۱۵ اگست سنہ ۱۹۳۵ء

یہ اعلان کسی معمولی احراری کا نہیں بلکہ اس شخص کا ہے جس نے بڑا بول بولتے ہوئے یہ کہا تھا۔ کہ احمدیت کو کچل دیا جائیگا

(۲) "مجاہد احرار پارٹی کا آرگن ہے۔ اس کے بس کی بات ہو۔ تو مرزائیوں کو ایک دن کے لئے زمین پر زندہ رہنے کی اجازت نہ دے احمدیوں کو مٹانے کے لئے احرار نے بہتیری کوششیں کیں۔ مولانا مظہر علی اظہر اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے مجاہد کے ایک پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ کافی انتقاد کے بعد ہیں لئے ضروری سمجھا

کہ اپنے کارکنوں اور ہمدردوں سے آج پھر (بذریعہ مجاہد) کچھ عرض کروں۔ تاکہ وہ عین معرکے کے وقت میں محض اس لئے خواب خرگوش میں مبتلا نہ ہو رہیں کہ ان کو یہ گمان ہو کہ ہم کامیاب ہو چکے ہیں۔ مخالف جماعت (جماعت احمدیہ) کے پاس زر اور زور سب کچھ موجود ہے۔ اس کو ایسے حلیف ملے ہیں۔ جو ہر حال میں اس کا ساتھ دیں گے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں اس کی پشت پر ہیں۔" (اخبار ہندو ۲ فروری بحوالہ جماعت احمدیہ اور احرار صفحہ ۸۶)

مذکورہ بالا دونوں حوالے احرار کی ناکامی اور نامرادی کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ جہاں مذہبی طور پر احرار شکست تسلیم کر چکے وہاں سیاسی لحاظ سے بھی عظیم الشان شکست فاش کھا چکے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

(۱) "سیاسی دائرہ میں سنہ ۱۹۴۵ء اس لئے یادگار رہیگا کہ اس میں چھوٹی چھوٹی پولیٹیکل پارٹیوں کا اثر و نفوذ ختم ہو گیا۔ منجملہ ان کے ایک جماعت احرار کا خاتمہ ہے۔" روزنامہ سٹیٹسمین ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء

(۲) "احرار ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے مجلس احرار نے سرد کو پانچ ہزار ووٹوں سے زائد ووٹوں پر شکست فاش ہو گئی"

(زمیندار ۲۳ فروری سنہ ۱۹۴۶ء)

یہ اس جماعت کی ناکامی اور نامرادی کا صحیح نقشہ ہے جس کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ وہ دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ کیا احرار کی اس بربادی سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ احمدیت خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ اور اس کی آبپاشی خود خداوند کریم کر رہا ہے۔ اور کیا یہ احمدیت کی صداقت کا عظیم الشان نشان نہیں ہے کہ ایسے وقت میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ

"زمین احرار کے پاؤں تلے سے نکلی جا رہی ہے۔ اور ان کی شکست کو ان کے قریب آتی دیکھ رہا ہوں"

جب کہ احرار اپنے پورے شباب پر تھی۔ اور کسی کو وہم بھی نہ تھا۔ کہ احرار کا کبھی خاتمہ بھی ہو گا۔ میرے آقا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ حرف بحرف پورے ہوئے۔ کاش کہ صاحب بصیرت اس پر غور کریں۔

درخواست دعا

میری خالہ زاد بہن سعیدہ بیگم بنت مکرم شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب ... بی ٹی عرصہ کی تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ اور کمزوری بے حد ہے۔ بزرگان سلسلہ جملہ احباب سے خاص دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کو صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے آمین

(خاکسار اخوند فیاض احمد)

"آپ وہ قوم ہیں جسے خدا نے چنا ہے" (حضرت امیر المومنین)

(مرسلہ چوہدری عبدالواحد صاحب بی اے واقف زندگی) ربوہ

جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں نہیں جانتا کہ کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے۔ اور تبلیغ سے ایسا انس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ میں اپنی اس انس اور خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے۔ میں جب دیکھتا تھا۔ اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا اور دعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو پھر اتنا ہو۔ اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنیوالے میرے شاگرد نہ ہوں۔ میں نہیں سمجھتا تھا۔ اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ جوش اور انس اسلام کی خدمت کا میری فطرت میں کیوں ڈالا گیا۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ یہ جوش بہت پرانا ہے۔ غرض اس جوش اور خواہش کی بنا پر میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ

میرے ہاتھ سے تبلیغ اسلام کا کام ہو

اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ غرض تبلیغ کے کام سے مجھے بڑی دلچسپی ہے یہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ سب دنیا ایک مذہب پر جمع نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس کام کو نہیں کر سکے اور کون ہے جو اس کام کو کر سکے؟ یا اس کا نام بھی لے؟ لیکن اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خادم اور غلام توفیق دیا جائے کہ ایک حد تک تبلیغ اسلام کے کام کو کرے تو یہ اس کی اپنی کوئی خوبی اور کمال نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی کام ہے۔ میرے دل میں تبلیغ کے لئے اتنی تڑپ تھی کہ میں حیران تھا اور سامان کے لحاظ سے بالکل قاصر۔ پس میں اس کے حضور ہی جھکا اور دعائیں کیں اور میرے پاس تھا ہی کیا۔ میں نے بار بار عرض کی کہ میرے پاس نہ علم ہے نہ دولت نہ کوئی جماعت ہے نہ کچھ اور ہے جس سے میں خدمت کر سکوں مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ اس نے میری دعاؤں کو سنا اور آپ ہی سامان کر دیئے اور تمہیں کھڑا کر دیا کہ میرے ساتھ ہو جاؤ۔ پس آپ وہ قوم ہیں۔ جس کو خدا نے چنا۔ اور یہ میری دعاؤں کا ایک ثمرہ ہے۔ جو اس نے مجھے دکھایا۔ اسکو میں دیکھ کر یقین رکھتا ہوں کہ باقی ضروری سامان بھی وہ آپ ہی کرے گا اور ان بشارتوں کو عملی رنگ میں دکھائے گا اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہو گی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گذرے گا۔ جس میں میرے شاگرد نہ ہونگے کیونکہ آپ لوگ جو کام کریں گے وہ میرا ہی کام ہو گا۔ اب تم یہ تو سمجھ سکتے ہو کہ میری دلچسپی تبلیغ کے کام سے آج پیدا نہیں ہوئی اس حالت سے پہلے بھی جہاں تک مجھے موقعہ ملا مختلف رنگوں اور صورتوں میں تبلیغ کی تجویزیں کرتا رہا۔ وہ جوش اور دلچسپی جو فطرتاً مجھے اس کام سے تھی اور اس راہ کے اختیار کرنے کی جو بے اختیار کشش میرے دل میں ہوتی تھی اس کی حقیقت کو بھی اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے کام میں داخل تھا۔ وہ عبث نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فطرتی جوش اسکے لئے میری روح میں نہ رکھ دیتا میں کیونکر اسے سرانجام دے سکتا تھا؟" (منصب خلافت)

مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضور تبلیغ اسلام کے لئے کس قدر تڑپ اور جوش اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"میں اسکے حضور ہی جھکا اور دعائیں کیں .... اس نے میری دعاؤں کو سنا اور آپ ہی سامان کر دیئے اور تمہیں کھڑا کر دیا کہ میرے ساتھ ہو جاؤ پس آپ وہ قوم ہیں جسکو خدا نے چنا اور یہ میری دعاؤں کا ایک ثمرہ ہے جو اس نے مجھے دکھایا"

پس مبارک ہے وہ قوم جس کو خود خدا تعالیٰ نے چنا۔ اس نے اپنی پاک کلام میں مسلمانوں کا نام "خیر امت" رکھا۔ انکے کام بھی آپ ہی بتلا دیئے کہ یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات، کہ وہ دنیا میں نیکی کی تبلیغ کرنے والے۔ بدیوں سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنا مال خرچ کرنے والے ہوں گے۔ پس وہ لوگ جو اپنے آپ کو اس قوم کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔

مفید معلومات

۱- پاکستان دنیا میں سب سے زیادہ پٹ سن پیدا کرنے والا خطہ ہے اور مشرقی پاکستان میں دنیا کا بہترین قسم کا پٹ سن اوسطاً تین چار گانٹھ فی ایکڑ پیدا ہوتا ہے۔

۲- اس سال فریضہ حج ادا کرنے کے لئے دنیا کے مختلف علاقوں سے ایک لاکھ سے زائد مسلمان آئے تھے۔

۳- ترقی بورڈ نے رضامندی ظاہر کی ہے۔ کہ ۵۰-۱۹۴۹ء میں ترقی کی مزید ۱۱۲ اسکیموں پر جو خرچ آئے گا۔ اس کا ۵۰ فیصدی مرکزی حکومت ادا کرے گی۔

۴- بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس میں افغانستان۔ ترکی۔ مصر۔ عرب لیگ۔ ایران عراق۔ سعودی عرب۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ مسقط عمان۔ شمالی افریقہ بھی شریک ہوں گے۔

۵- ۵۰-۱۹۴۹ء میں دنیا کی عام غذائی صورت حال، گذشتہ سال سے بہتر اور گذشتہ جنگ عظیم کے بعد سے بہترین ہوگی۔

۶- حکومت پاکستان نے ہز ایکسی لینسی مسٹر شعیب احمد قریشی کو روس میں اپنا سفیر مقرر کیا ہے ہز موصوف عنقریب روس روانہ ہوں گے۔

۷- پاکستان کی آزاد مملکت ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو ادارۂ اقوام متحدہ میں شامل ہوئی تھی۔

۸- عالمی ادارہ صحت نے پاکستان میں زچوں اور بچوں کی بہبودی کے لئے ۵ لاکھ روپیہ دیا ہے

۹- پاکستان فارن سروس کے آموزگاروں کو تربیت حاصل کرنے کے لئے امریکہ، برطانیہ اور فرانس بھیجا گیا ہے

۱۰- ترکی کی عدالتوں میں خواتین بھی مردوں کے دوش بدوش ججوں اور وکیلوں کا کام کرتی ہیں

۱۱- بین المملکتی حد بندی کمشن کے صدر سویڈن کے جج، لارڈ جسٹس بائیگے ہیں۔

۱۲- اس سال حکومت فرانس نے ۲۰۰۰۰ فرانک، ماہانہ کا ایک وظیفہ کسی موزوں پاکستانی امیدوار کو فرانس میں فنی تعلیم دلانے کے لئے پیش کیا ہے۔ حکومت پاکستان نے اس میں ۱۰ پونڈ ماہانہ کا اور اضافہ کر دیا ہے

۱۳- پاکستان ان تاریخی دروازوں کا پاسبان ہے۔ جن کے ذریعہ حملہ آور اس برصغیر میں داخل ہوتے رہے ہیں۔

۱۴- پاکستان میں داخلہ پر کنٹرول کے آرڈیننس ۱۹۴۸ء کی دفعہ ۶ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو پاکستان بدر کرنے سے قبل ایک سال کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

۱۵- پاکستان میں امداد باہمی کی ۵۰،۰۰۰ انجمنیں ہیں۔ ان کے ارکان کی تعداد ۲۰۰۰۰۰۰ ہے اور سرمایہ ۵۰۰۰۰۰۰۰۰ روپے ہے۔

۱۵- المونیم کا مکان تہہ کیا جا سکتا ہے، اور اسے چار آدمی سولہ گھنٹے کے اندر پھر مکان کی صورت میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر کو لکھیں نہ کہ ایڈیٹر کو۔ (ایڈیٹر)

برائے جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ و ضلع سیالکوٹ

سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال خاص طور پر چندہ حفاظت مرکز و قیمت آمد یا وقف جائداد کی وصولی کے لئے ضلع شیخوپورہ اور ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں میں بھجوائے جا رہے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وصولی چندہ میں ان کی ہر قسم کی مدد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں امید ہے عہدہ داران جماعت مکمل فہرستہائے ان فارموں پر جو ان کو ارسال کی جا چکی ہیں۔ جلد تیار کر کے مرکز میں روانہ کریں گے۔ اور ان کی نقول اپنے پاس انسپکٹر صاحب کے لئے تیار رکھیں گے جزاکم اللہ احسن الجزاء

نظارت بیت المال

درخواست دعا:- میرے بڑے بھائی خواجہ بشیر احمد صاحب عرصہ ایک سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔

(خواجہ منیر احمد سہگل ۲ ایم سی ماڈل ٹاؤن لاہور)

چوک بازار ڈھاکہ

قدیم صنعتوں اور تمدن کا مرکز

خبر آئی ہے کہ ۱۸ نومبر کو رات کے ۲ بجے ڈھاکہ کے چوک بازار میں آگ لگ گئی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس تیزی سے پھیلی کہ سارا بازار راکھ کا ڈھیر ہو کر رہ گیا۔ اس آگ سے جو نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ ایک اور پانچ کروڑ کے درمیان کیا جاتا ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ نقصان کا صحیح صحیح اندازہ کرنا بہت دشوار ہے۔ اس لئے کہ چوک بازار ڈھاکہ قدیم صنعتوں ہی کا نہیں تمدن کا بھی بہت بڑا مرکز تھا۔ اور آگ لگنے سے مالی نقصان کے علاوہ ناقابل تلافی معاشرتی و تمدنی نقصان بھی ہوا ہے۔ ڈھاکہ میں یہ بات عام طور پر کہی جاتی تھی۔ جس شادی میں دولہا چوک کا چکر نہ کرے وہ شادی گویا ہوئی ہی نہیں۔ وجہ یہ تھی کہ ہر محلہ کے لوگوں کی دکانیں چوک میں موجود تھیں۔ گو وقتوں کو جانے دیجئے۔ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی چوک کو وہ اہمیت حاصل تھی۔ جو شہر کی کسی اور جگہ کو حاصل نہ تھی۔ شادی ہو یا بیاہ۔ خوشی ہو یا غم چوک ڈھاکہ والوں کی ہر تقریب میں شریک تھا۔

بعض خصوصیات

باہر سے یہ بہت معمولی سا بازار معلوم ہوتا ہے لیکن اندر ایک دنیا آباد ہے۔ یہاں ضرورت کی ہر چیز موجود ہے۔ اور لطف یہ کہ ہر چیز کے لئے الگ الگ سمتیں مقرر ہیں۔ ان سمتوں کو پٹی کہتے ہیں۔ سب ملا کر چھبیس پٹیاں ہیں۔ کتاب پٹی و دفتری پٹی۔ چھاپہ پٹی۔ کھیل پٹی کھرسا پٹی۔ دودھ دہی بازار۔ پھول پٹی۔ مرباپٹی۔ چوڑی پٹی۔ پنساری پٹی کنگھی پٹی۔ ڈریسنگ کا ہر طرح کا سامان۔ جھیپ پٹی (مچھلی کے شکار کا ہر طرح کا سامان)۔ لنگی پٹی۔ لوہا پٹی گنجی پٹی۔ ساڑی پٹی۔ کپڑا پٹی۔ درزی پٹی۔ ٹوپی پٹی۔ جوتا پٹی۔ اس کے علاوہ اور بہت سی پٹیاں ہیں۔

ان میں بعض پٹیاں اپنی خصوصیات کی وجہ سے برصغیر پاکستان۔ ہندوستان میں بہت مشہور تھیں۔ ہوٹل پٹی ہی کو لیجئے یہاں صرف دو پٹیاں ہی آٹھ دس طرح کی ملا کرتی تھیں۔ باقرخانی۔ نیم بھوکھا۔ شیرمال تاپو۔ چپاتی۔ خمیری۔ تندوری وغیرہ اور باقرخانی تو ڈھاکہ سے بہتر دلی لکھنؤ۔ لاہور کہیں بھی نہیں ملتی تھی۔ اسی طرح ٹوپی پٹی میں نقشہ دوی۔ کشتی۔ پنج پلہ۔ دوپلی۔ رام پوری۔ کلابتوں۔ نیم پرد۔ جناح کیپ وغیرہ اتنی مختلف قسم کی ٹوپیاں بکتی تھیں کہ آج کل عام طور سے لوگ ان کے نام بھی نہ بتلا سکیں گے۔ یہی حال لنگی پٹی اور ساڑی پٹی کا تھا۔

غرضیکہ ڈھاکہ چوک مسلمانوں کے قدیم تمدن کا ایک نمونہ اور قدیم صنعتوں کا ایک مرکز تھا۔ جو آگ کی نذر ہو گیا۔ یہ واقعہ صد ہزار افسوس کے لائق ہے۔ مگر اب ہمارا فرض یہ ہونا چاہئے کہ ایک چوک ایسا تعمیر ہو جو پہلے سے بھی بہتر وسیع تر اور پُر رونق ہو۔

روپیہ کی شرح تبدیل نہ کرنا پاکستان کے صنعتی مستقبل کے لئے مفید ہے

پاکستان نے جن وجوہ سے اپنے سکے کی شرح نہیں گھٹائی۔ ان میں ملک کے صنعتی مستقبل کو بھی کافی دخل تھا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اس وقت پاکستان میں تھوڑے سے کارخانے ہیں اور ان کے علاوہ ہم کم و بیش اپنی ساری ضروریات کی چیزیں باہر سے درآمد کرتے ہیں۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ ملک میں ضروریات کی چیزیں زیادہ سے زیادہ پیدا کی جائیں۔ تاکہ ہم نہ صرف خود کفیل ہو سکیں۔ بلکہ اپنے عوام کو روزگار میں لگائیں اور ان کا معیار زندگی بلند کرنے میں بھی مدد دے سکیں۔

اس وقت پاکستان صنعتی ترقی کی پہلی منزل میں داخل ہو رہا ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ہمیں دوسرے ملکوں سے بڑی مقدار میں مشینیں خریدنے کی ضرورت ہے اگر ہم اپنے سکہ کی شرح گھٹا دیتے تو یہ مشینیں ہم کو بہت مہنگے داموں پڑتیں۔ جس سے ہماری ترقی کی رفتار سست پڑ جانے کا اندیشہ تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت وہ ملک جو اسٹرلنگ رقبے میں شامل ہیں۔ اس قابل نہیں ہیں کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ مشینیں فراہم کر سکیں۔ ہاں ان علاقوں میں جو ڈالر کے رقبوں میں شامل ہیں یہ صلاحیت ہے کہ وہ ہماری یہ ضروریات پوری کر سکیں ان حالات میں اسٹرلنگ کے مقابلے میں اپنے روپے کی قدر گھٹانا کوئی دانشمندانہ حل نہیں تھا پھر روپے کی قیمت گر جانے کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوتا کہ دوسرے ملکوں کی چیزیں ہمارے ملک میں مہنگی ہو جاتیں۔ اس سے ملک کے مختلف طبقوں کے معیار زندگی میں اضافہ ہو جاتا جو ملک کے مفاد کے لئے سخت مضر تھا۔ بلکہ یہ عمل ہماری حکومت کی اس پالیسی کے بھی خلاف ہوتا کہ چیزوں کی قیمتیں حتی الامکان حد تک کم کر کے عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے اور ملک میں اشیاء کی قلت دور کی جائے۔

چنانچہ یہ تھے وہ حالات جن کے پیش نظر ہمیں اپنے روپے کی بیرونی شرح مبادلہ پر نظرثانی کرنی تھی اس دشوار مسئلے کے ہر پہلو پر بخوبی غور و فکر کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان کو بہت سے دوسرے مسائل کی طرح یہاں بھی اپنے لئے آزادانہ راہ معین کرنی ہوگی۔ اور پاکستانی روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان ملکوں سے جہاں ڈالر کا رواج ہے۔ آنے والی چیزوں کی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ اور وہ ملک جنہوں نے اپنے زر کی قدر میں تخفیف کر دی ہے۔ ان کے ہاں کی چیزوں میں اسی تناسب سے کمی ہو جائے گی۔

پاکستان کے اس فیصلے کی نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی تعریف کی گئی ہے۔ اور دنیا کے مختلف ماہرین مالیات نے ہمارے اس دلیرانہ اقدام کو سراہا ہے۔ اور اعتراف کیا ہے کہ پاکستان کی معاشی ترقی اور مرفہ الحالی کے اضافہ میں یہ فیصلہ بڑی حد تک مدد دے گا۔

حفظ و کتابت کرتے وقت حیث نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اعلان نکاح

میاں محمد کامل صاحب ولد حکیم عبدالکریم صاحب سکنہ بستی بابو والی گھیانہ ضلع جھنگ کا نکاح ہمراہ مسماۃ شریفاں دختر میاں فضل الدین صاحب درویش ۳۱۳ مقیم قادیان دارالامان سکنہ بستی بابو والی گھیانہ ضلع جھنگ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۲۰ اکتوبر بروز جمعرات خاکسار امیر جماعت احمدیہ گھیانہ نے پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے موجب رحمت و بابرکت بنائے۔ آمین

(چوہدری عبدالغنی بی۔ اے امیر جماعت احمدیہ گھیانہ)

وزیر اعظم بہاولپور کی طرف سے بدنظمی پھیلانے والوں کو انتباہ

بغداد الجدید ۲۲ نومبر۔ وزیر اعظم بہاولپور کرنل اے۔ جے ڈرنگ نے رحیم یار خاں کا دورہ کرتے ہوئے ریاست میں سازشی عناصر کو سخت انتباہ کیا۔ وزیر اعظم نے لوگوں سے پاکستان اور ریاست کی خوشحالی کے لئے اتحاد کے ساتھ کام کرنے کی درخواست کی اور کہا کہ حکومت بدنظمی پھیلانے والوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھ رہی ہے اور اگر ضرورت پڑی تو وہ اس سلسلہ میں قانونی کارروائی کرنے سے دریغ نہ کرے گی۔ اپنے خلاف ایجی ٹیشن کا ذکر کرتے ہوئے کرنل ڈرنگ نے کہا۔ حکومت پاکستان نے ہز ہائینس کی منظوری حاصل کر کے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ مجھے ہز ہائینس اور پاکستان کی مرکزی حکومت کا اعتماد حاصل ہے۔ کسی قسم کا بھی ذاتی ایجی ٹیشن مجھے اپنی صلاحیت کے مطابق فرائض کی انجام دہی سے نہیں روک سکتا۔ لیکن میں ہز ہائینس پاکستان کے خلاف غیر وفاداری کو ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔ حکومت کی تجارتی پالیسی کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے تاجروں کو متنبہ کیا کہ وہ زیادہ منافع کما کر مال پیدا کرنے والوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس نوعیت کی خود غرضی کو برداشت نہیں کیا جائے گا اور حکومت اس حرکت کے مرتکب ہونے والوں کے اجازت نامے منسوخ کر دے گی۔ وزیر اعظم نے سرکاری افسروں میں رشوت لینے کی عادت کی مذمت کی اور عوام سے کہا کہ وہ اس خرابی کو دور کرنے میں اشتراک عمل کریں۔ (اسٹار)

بغداد کے سائنٹیفک حلقے کی پنجاب یونیورسٹی کو پیشکش

قاہرہ ۲۲ نومبر۔ یہ معلوم ہونے پر کہ پنجاب یونیورسٹی ایک اسلامی انسائیکلوپیڈیا تیار کر رہی ہے۔ بغداد کے سائنٹیفک حلقے نے عراق کی حال و ماضی کی تاریخ کے بارے میں تفصیلات مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے۔ (اسٹار)

کراچی کانفرنس میں شرکت کرنے والا عراقی وفد روانہ ہوگیا

بغداد ۲۲ نومبر۔ کراچی میں ہونے والی اسلامی اقتصادی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے عراقی وفد آج روانہ ہو گیا ہے۔ اس وفد کی قیادت عراقی ایوان تجارت کے صدر مسٹر کمال خودہی کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

مجروح مجاہدوں کیلئے مصنوعی اعضا

عمان ۲۲ نومبر مصر کے جونئی امریکی مجروحین کیلئے مصنوعی اعضاء بناتے ہیں وہ زخمی مجاہدوں کی مدد کی دعوت پر قاہرہ سے بیت المقدس پہنچے جن لوگوں نے ان کے پاس اپنے نام رجسٹر کرا دیئے ہیں وہ فوراً ان کے اعضاء کی ناپ لینا شروع کر دیں گے۔ (اسٹار)

مجھوسے کی برآمد پر کوئی پابندی نہیں

لاہور ۲۲ نومبر۔ حکومت مغربی پنجاب اس امر کو واضح کرنا چاہتی ہے کہ مغربی پنجاب سے بھوسے کی برآمد پاکستان کے کسی حصہ میں بھی بغیر پرمٹ کے کی جا سکتی ہے۔

برطانیہ اشتراکی چین کو جلد تسلیم نہ کریگا

لنڈن ۲۲ نومبر۔ یہاں بہت سے مبصرین کا خیال ہے کہ حکومت برطانیہ سے نئی چینی حکومت کو جلد تسلیم کرنے کی توقع نہیں ہے اور غالباً فیصلے کا اعلان کولمبو میں ہونے والی دولت مشترکہ کے وزراء خارجہ کی کانفرنس کے بعد ہوگا۔ اس خیال کو بہت زیادہ شہرت اس وجہ سے حاصل ہو گئی ہے کہ پیرس کانفرنس کے بعد برطانیہ امریکہ اور فرانس کے جس مشترکہ بیان کی توقع تھی وہ نہیں دیا گیا۔ بہرحال ابھی تک نئی چینی حکومت کو تسلیم نہ کرنے سے نقصانات بھی ہیں اور فائدے بھی ہیں۔ وسیع پیمانے پر آزادانہ تبادلہ خیالات کے بعد اور دیگر حکومتوں کے فیصلے معلوم کرنے کے بعد دولت مشترکہ کے ممالک ایک ساتھ فیصلے کا اعلان کر دیں گے۔ لیکن دوسری طرف خیال کیا جاتا ہے کہ جتنی جلد اس نئی حکومت کو تسلیم کیا جائے گا اتنی ہی چیکنگ حکومت سے تعلقات بہتر ہوں گے تاخیر سے نہ صرف خراب جذبات پیدا ہوں گے بلکہ چین میں برطانوی تجارتی مفاد کی دشواریاں بہت بڑھ جائیں گی۔ (اسٹار)

معاہدے کے ماتحت پانچ سو عرب وطن واپس جائینگے

بیروت ۲۲ نومبر۔ یہاں مشترکہ لبنانی یہودی صلح کی کمیٹی میں ایک تصفیہ ہو گیا ہے جس کے تحت مزید پانچ سو عرب مہاجرین لبنان سے فلسطین واپس جائیں گے وہ دس ہفتوں کے اندر روانہ ہوں گے۔ (اسٹار)

شامی عراقی ریلوے کانفرنس

دمشق ۲۲ نومبر معلوم ہوا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیانی ریلوے مسافرت کا انتظام بہتر بنانے کیلئے شام اور عراق کی ریلوں کے سرکاری نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ شامی حکام کو بغداد سے مطلع کیا گیا ہے کہ عراق اس قسم کی کانفرنس اور شام کی اس تجویز کا خیر مقدم کریگا کہ مسافروں کو سٹیشن پر روکنے کی بجائے سفر کے دوران ہی میں ان کے پاسپورٹ وغیرہ کی جانچ کی جایا کرے۔ (اسٹار)

مسٹر اٹیلی کی طرف سے پاکستان کو خراج تحسین

کامن ویلتھ ایک عظیم تنظیم ہے

لنڈن (ریڈیو سے) بدھ کی رات کو گلڈ ہال لنڈن میں لارڈ میئر کی دعوت طعام پر وزیر اعظم برطانیہ نے جو تقریر کی۔ اس کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

مسٹر اٹیلی نے کہا۔ ماضی میں یہ روایت رہی ہے کہ اس تقریب پر وزیر اعظم امور خارجہ کا ایک وسیع جائزہ لے۔ ان دنوں اکثر حالت یہ ہوتی ہے۔ کہ وزراء تقریر سے پہلے محسوس کرتے ہیں کہ جس معاملے پر وہ بولنا چاہتے ہیں۔ اسکے لئے ہزار دشوار ہے۔ وزیر خارجہ ابھی تک پیرس کی بات چیت میں مصروف ہیں۔ دارالعوام میں امور خارجہ پر عنقریب ایک مکمل مباحثہ ہونے کو ہے۔ اس لئے یہ ظاہر ہے کہ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے۔ کہ آج کی رات میری تقریر کا دائرہ قدرے محدود رہے گا

اس میں دعوت کی تاریخ کی کوئی غلطی نہیں۔ کیونکہ سالہا سال سے یہ تقریب اسی تاریخ کو ہوتی رہی ہے۔ اور اس نئی دنیا میں کوئی ایسی تاریخ ڈھونڈنا شاید مشکل ہو۔ جب کوئی بین الاقوامی کانفرنس نہ ہو رہی ہو بہرحال ایک بڑی تنظیم ایسی ہے۔ جس کے ممبر اس وقت کسی کانفرنس میں جمع نہیں۔ اگرچہ ان کے درمیان تبادلہ خیالات کا سلسلہ پہلے سے کہیں زیادہ جاری ہے۔ میری مراد برطانوی کامن ویلتھ سے ہے۔

"میرے خیال میں عالمگیر سیاست کا کوئی طالب علم بین الاقوامی ذمہ داری میں کامن ویلتھ کے ممالک کے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتا اور یہ بھی ظاہر ہے عالمگیر ترقی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ مشرق و مغرب کی جمہوریتوں کے درمیان برابری کے درجہ پر مکمل مفاہمت اور تعاون قائم رہے"۔ مسٹر اٹیلی نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ پاکستان مجلس اقوام کی معاشی اور سماجی کونسل کا رکن منتخب ہوا ہے۔ اور ہندوستان سلامتی کونسل کا۔ اس کے بعد آپ نے لنڈن میں منعقدہ کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان، ہندوستان اور لنکا کے وزرائے اعظم کی "دانشمندی اور مدد" کے اس جذبے کی تعریف کی۔ جو کارروائی میں ان کے حصے میں کارفرما رہی

معاشی مسائل

وزیر اعظم برطانیہ نے کہا۔ لیکن کامن ویلتھ کے اجلاس صرف سیاسی دائرے ہی میں نہیں ہوتے۔ جولائی میں کامن ویلتھ کے وزرائے خزانہ کی بھی ایک کامیاب کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ کامن ویلتھ دنیا بھر کی بھلائی اور خود باہمی فائدے کے لئے آزاد اور برابر قوموں کے تعاون کی ایک زندہ مثال ہے۔

آج ہم اس ضرورت پر بڑی باتیں سنتے ہیں کہ معاشی دائرے میں قوموں کے درمیان تعاون پیدا ہو یہاں یہ یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ سٹرلنگ علاقہ دنیا کا سب سے بڑا ایسا علاقہ ہے جہاں مختلف قسم کی تجارت ہوتی ہے۔ کامن ویلتھ کے تمام ممالک کے اپنے اپنے معاشی مسائل موجود ہیں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ عالمگیر تجارت میں موجودہ عدم توازن کو دور کرنے کے لئے سب نے اپنا اپنا حصہ ادا کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے اور ان کے درمیان مستقل طور پر صلاح مشورہ ہو رہا ہے۔

پرانی رفاقت

ہمیں یاد ہے۔ کہ جب ۱۹۴۰ء کے تاریک دنوں میں برطانیہ تباہی کے دہانے پر کھڑا تھا اس وقت ہمیں یہ حوصلہ ضرور تھا۔ کہ ہم اکیلے نہیں۔ بلکہ کامن ویلتھ کے ممالک بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ تاریک بادل چھٹ گئے۔ طاقتور اتحادی مل گئے۔ ہمیں اس پر خوشی ہوئی لیکن ہم نے ان ساتھیوں کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ جو اس وقت ہمارے ساتھ تھے۔ جب ہمیں ان کی شدید ضرورت درپیش تھی۔

"آج دنیا میں پھر بے چینی ہے ہمیں شدید معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہم خوش ہیں کہ ایک پُر امن۔ آزاد اور خوشحال دنیا کی تعمیر کی غرض سے بہت سی قومیں متحد ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ تمام براعظموں پر دوسری قوموں سے ہمارا رشتہ زیادہ گہرا ہو جائے گا۔ اور ان سے ہمارا تعاون زیادہ پھل لائے گا۔ آج برطانیہ کے بہت سے ... اچھے دوست موجود ہیں۔ ہمیں اس دوستی پر ناز ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ ہم کامن ویلتھ کے ملکوں کی دوستی کو زیادہ اہمیت دیتے رہیں گے"۔ (ب۔ و۔ س)

ہندوستان کو پاکستانی پٹ سن کی ضرورت ہوگی

لندن ۲۲ نومبر۔ "فنانشل ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم ڈنڈی نے لکھا ہے کہ اگر کلکتہ کے پٹ سن کے کارخانوں نے اپنی پیداوار میں اور کمی کر دی تو پھر دوسری بات ہے ورنہ وہ پاکستان سے پٹ سن خرید نے پر مجبور ہو جائیں گے ان کی کل سپلائی ۲۳ لاکھ ۳۲ ہزار گانٹھوں کی ہے اور وہ یکم جولائی سے چالیس ہزار گانٹھوں کے تخفیف شدہ ماہوار نرخ پر استعمال کر رہی ہیں۔ کلکتہ کے بنے ہوئے مال کی رسد پہلے ہی کم ہے اور برطانیہ میں کو ٹہ رکھنے والوں کو اپنے کوٹوں میں تخفیف کرنی پڑی ہے۔ (اسٹار)